رجسٹرڈ نمبر ال ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون نمبر ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | ۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ ، ۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے :-

"صحت اچھی ہے، الحمد للہ"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ ہی اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا اور غلبہ حق کے منصوبوں کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا رہے۔ آمین ؛

ربوہ ۳ اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری اور پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت و عافیت کیساتھ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

ربوہ ۲ اخاء (اکتوبر) آج یہاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے کائنات کی بنیادی حقیقت بیان کر کے اس کے عملی تقاضوں پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا کہ اس کائنات یا عالمین کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہے اور اس بنیادی حقیقت کے پیش نظر انسان کی حقیقی خوشحالی اس امر میں مضمر ہے کہ وہ اپنے رب کریم یعنی خدائے واحد و یگانہ سے زندہ تعلق قائم کرے۔ یہ تعلق دو پہلوؤں سے قائم ہوتا ہے ایک عقیدہ کے لحاظ سے اور دوسرے اس کے عملی تقاضے کے لحاظ سے۔

رب کریم کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کے ضمن میں عقیدہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس جہان میں زندگی کی استواری اور حیاتِ اُخروی کی خوشحالی کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ضروری ہے۔ یعنی اس یقین کامل پر قائم ہونا ضروری ہے کہ اُس کی ذات اور صفات میں اُس کا کوئی شریک نہیں غیر محدود صفات حسنہ سے وہ متصف ہے اور کوئی کمزوری اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔

توحید باری تعالیٰ کے عملی تقاضوں کے ضمن میں حضور نے متعدد آیاتِ قرآنی کی رُو سے توکل علی اللہ اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کو بہت بصیرت افروز پیرائے میں واضح فرمایا۔ حضور نے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ سے اسکی متعدد مثالیں دینے اور توکل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے تازہ افضال و انعامات کا بہت روح پرور انداز میں ذکر کرنے کے بعد خطبہ کے آخر میں احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "پس اسی پر توکل کرو اور اُسی سے مانگو پھر دیکھو وہ کس طرح تم پر فضل کرتا ہے"۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں خدا ہی جانتا ہے کہ کون متقی ہے

جان لو کہ کوئی شخص بھی محض اپنے اعمال کی بناء پر نجات حاصل نہیں کر سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (النجم آیت ۳۳)

ترجمہ :- پس اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو متقیوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

(۲) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

(النساء آیت ۵۰)

ترجمہ :- کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں (ان کا یہ حق نہیں) بلکہ اللہ جس کو پسند کرتا ہے اس کو پاک قرار دیتا ہے اور (ان پر) کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ ۔ قَالُوْا : وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۔ (مسلم)

ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کی راہ پر سیدھے رہو اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور جان لو کہ کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپؐ بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

"کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ تم اپنے آپ کو مزکّٰی مت کہو وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے کون متقی ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا متولّی اور متکفل ہو جاتا ہے ..... لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی ..... انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لیے استغفار کی ضرورت ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم ص۱۲۳، ص۱۲۴)

(۲) "راستبازوں اور مقدسوں نے طریق تواضع اور فروتنی اور استغفار کو لازم پکڑا اور کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں بکلی نیک اور بے گناہ ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو کسی نے کہا "اے نیک استاد" تو آپ نے یہ پیارا اور دلکش جواب دیا کہ میں نیک نہیں ہوں یعنی ایک گناہ گار آدمی ہوں، مجھے تو نیک کیوں کہتا ہے۔ سبحان اللہ، معرفتِ الٰہی انہی

(باقی ص۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش

عیدالاضحیٰ سے حاصل ہونے والا سبق

عیدالاضحیٰ ہر سال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی یاد دلانے کے لئے آتی ہے جس میں یہ سبق مضمر ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے منشاء اور اذن کے ماتحت خلوص نیت سے جو قربانیاں کی جاتی ہیں وہ کبھی ضائع نہیں جاتیں اور نہ قربانیاں کرنے والے کسی لحاظ سے خسارہ میں رہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں نفوس و اموال میں بے انداز برکت دیتا ہے اور انہیں چہار دانگ عالم میں غالب کر دکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت دوسروں کی نظروں میں عجیب ہو جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی میں پوشیدہ یہ سبق ہمارے لئے خاص طور پر بے انداز اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے کہ اس آخری زمانہ میں ہم سے بھی ایسی ہی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جن کا مطالبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے گھرانے کے ہر فرد سے کیا گیا تھا اور ان قربانیوں کے بدلے میں ہمیں بھی ایسی ہی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسلوں کو نوازا تھا ایک بشارت تو انہیں یہ دی گئی تھی کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کی نسلوں کو اس قدر بڑھائے گا کہ جس طرح آسمان کے ستاروں کو گننا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح ان کی نسلوں کو بھی گننا ممکن نہ ہوگا اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک اور عظیم الشان اور زیادہ تفصیلی بشارت سے بھی نوازا۔ بائیبل میں اس بشارت کا ذکر ان الفاظ میں آتا ہے:

"خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں تجھے برکت پہ برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی۔ کیونکہ تو نے میری بات مانی۔"

(پیدائش باب ۲۲ آیات ۱۵ تا ۱۹)

یہ بشارت اس حقیقت پر دال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جن قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے ان قربانیوں کو پیش کرنے کی صورت میں وہ انہیں کامیابی اور غلبۂ حق کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر انتہائی مخالف حالات کے باوجود اپنی قدرت کاملہ سے انہیں پورا کر دکھاتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی نسلوں کے پھلنے پھولنے اور ان کے ذریعہ حق کے غالب آنے سے متعلق جو بشارتیں دی تھیں انہیں اس نے معجزانہ طور پر پورا کر دکھایا۔ یہی وہ بنیادی سبق ہے جو عیدالاضحیٰ ہر سال آکر ہمیں یاد دلاتی ہے اور ہمیں یہ باور کراتی ہے کہ زمین کے کناروں تک تبلیغ کے پہنچنے، ہمارے ذریعہ اور ہماری وساطت سے قوموں کے برکت پانے، سیدنا حضرت اقدس کے دامن سے وابستہ ہونے والوں کے دنیا کے وسیع خطوں میں ریت کے ذروں کی مانند شمار سے بالا ہونے اور دنیا کے ہر حصہ میں دین کے پورے طور پر غالب آنے اور بالآخر نوع انسانی کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امت واحدہ کی شکل اختیار کرنے سے متعلق وہ تمام بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں پوری ہوں گی اور ہو کر رہیں گی بشرطیکہ ہم اور ہماری نسلیں اپنی قربانیوں کو اس معیار پر پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں جس معیار پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مقدس گھرانے نے اپنی قربانیوں کو پہنچایا تھا۔

اگر ہم اور ہماری نسلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں وقف کرتے چلے جائیں گے اور دنیا کے روحانی ویرانوں کو آباد کرنے کے لئے اپنے اموال اپنی جانیں بلکہ اپنی زندگیاں اور ان کا ایک ایک لمحہ قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم رکھیں گے تو وہ تمام بشارتیں جو سیدنا حضرت اقدس (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) کی وساطت سے ہمیں ملی ہیں ایک ایک کر کے پوری ہوتی چلی جائیں گی جیسا کہ وہ اول دن سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں یہاں تک کہ نوع انسانی امت واحدہ کی شکل اختیار کرے گی اور دین حق کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔ پھر عیدالاضحیٰ نوع انسانی کے لئے دہری خوشیاں لایا کرے گی اس لئے کہ اس کے ساتھ اس آخری زمانہ میں غلبۂ حق کے لئے کی جانے والی قربانیوں کی یاد بھی وابستہ ہوگی۔ یہی وہ سبق ہے جو عیدالاضحیٰ ہر سال ہمیں آکر دیتی ہے اور ہمارے لئے تجدید عہد کا باعث بنتی ہے۔

بلا تبصرہ

قائداعظم کی ایک نمایاں بات

"ایک اور بات جو قائداعظم کے ہاں بہت نمایاں ہے اور باقی لیڈروں کے ہاں کم ہی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ انہوں نے مسلمان قوم کو تقسیم کرنے کی بجائے انہیں اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں میں کتنے ہی فرقے ہیں، باہمی اختلافات ہیں، انتشار و افتراق ہے۔ اور قائداعظم کی یہ کوشش تھی کہ ان اختلافات کو پس پشت ڈال کر مشترکہ عوامل (Common Factors) پر زور دیا جائے جب ان کا خدا ایک ہے، رسولؐ ایک ہے، کتاب ایک ہے، قبلہ و کعبہ ایک ہے تو پھر فروعی اور جزوی اختلافات پر ایک دوسرے کے گریبان نوچنا چہ معنی دارد؟ چنانچہ قائداعظمؒ نے انہی بنیادی اور مشترکہ عوامل پر زور دیا اور فروعات و تفصیلات میں نہ گئے۔"

(تحریر جناب ایم۔ ایل قریشی جائنٹ سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ پلاننگ کمیٹی سابق چیف اکانومسٹ پاکستان پلاننگ کمشن

ہفت روزہ بادبان لاہور جلد ۴ شمارہ ۱۸ ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۱۹۸۱ء)

اور تازہ بستیاں آباد کر لیتے ہیں لوگ

آرزوؤں کے محل آباد کر لیتے ہیں لوگ
یوں بھی اپنے آپ کو برباد کر لیتے ہیں لوگ

جوئے شیریں کی طلب میں تلخیوں کے باوجود
اعتبارِ پیشۂ فرہاد کر لیتے ہیں لوگ

اک غمِ پیہم سے جب مانوس ہو جاتا ہے دل
اور اک طرزِ ستم ایجاد کر لیتے ہیں لوگ

اذنِ خاموشی بھی ہے مشقِ ستم کے ساتھ ساتھ
کچھ نہیں تو کم سے کم فریاد کر لیتے ہیں لوگ

ہو نہ آمادہ تقابل پر اگر بیچارگی
دل کو اپنے خوگرِ بیداد کر لیتے ہیں لوگ

شہر ناموزوں ہو تو صحرا میں کھل جاتے ہیں پھول
اور تازہ بستیاں آباد کر لیتے ہیں لوگ

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و استقامت کی فضیلت

مکرم حبیب احمد صاحب بی۔ اے سلسلہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

قرآن کریم

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(البقرہ ۱۵۴)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی مدد مانگو۔ اللہ تعالےٰ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی مدد دینے اور اپنے سے مدد حاصل کرنے کا ایک گر سکھایا ہے کہ صبر اور دعا (جب کہ دعا میں بھی صبر و استقامت ہو) کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ یعنی جو لوگ پیش آمدہ مصائب اور تکالیف پر مسلسل خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں صبر اور استقلال کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ آخر انہی کو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۶، ۱۵۸)

یعنی اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور اے رسول تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے گھبراتے نہیں بلکہ کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے تمام تکالیف اور مصائب کا ذکر فرمایا ہے جو انسان کو اس دنیا میں پہنچ سکتی ہیں۔ پس جو شخص ان تمام آفات و مصائب (جن میں بھوک۔ خوف۔ مالوں کی کمی۔ جانوں کا ضیاع اور پھلوں کی کمی شامل ہے) کو تحمل اور صبر اور استقامت اور استقلال کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور کوئی جزع و فزع نہیں کرتا بلکہ ہر حال میں اسی کی رضا کو مقدم رکھتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنتا اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فلاح پاتا ہے اور ہدایت یافتہ گروہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

پھر ایک جگہ مصائب اور مشکلات جو انبیاء اور مومنین پر آتے ہیں کی حکمت یوں بیان فرمائی ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝

(بقرہ آیت ۲۱۵)

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر بھی ان لوگوں سی تکالیف کی حالت نہیں آئی۔ جو تم سے پہلے گزر رہے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا۔ تاکہ اس وقت کا رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو! کہ اللہ کی مدد قریب ہے

حضرت المصلح الموعود انہی آیات پر حاشیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس جگہ خدا نے نبیوں اور مومنوں پر جو مصائب آتے ہیں۔ ان کی حکمت بتائی فرماتا ہے کہ ہم چاہتے تو انہیں کوئی تکلیف بھی نہ پہنچنے دیتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ مخالفوں کے عذاب اور تکلیفیں خدا کے نبیوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو برابر پہنچتی رہیں اور اس میں ہماری غرض یہ تھی کہ ان کے دلوں میں دعاؤں کی تحریک زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتی رہے اور وہ بار بار ہماری طرف جھکیں۔ تا ایک طرف ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی محبت بڑھے اور دوسری طرف ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت بڑھے اور دوسری طرف جب اللہ تعالےٰ کی نصرت معجزانہ طور پر آئے تو ان کے ایمان بڑھیں اور کفار میں سے جو غور کرنے والے ہوں انہیں ہدایت حاصل ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ جب یہ غرض پوری ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہے کہ لو اب ہماری مدد آ گئی"

(تفسیر صغیر صـ۶۴)

دراصل انبیاء اور صلحاء اور مومنین پر اللہ تعالےٰ مصائب اور تکالیف اس لئے لاتا ہے تا ان پر وہ مزید انعامات کر سکے۔ یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ اپنے پیاروں کو ذرہ بھی تکلیف نہیں دینا چاہتا تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مصائب اور تکالیف اس لئے دے تا ان کو ہلاک کرے؟ اگر نہیں! خدا تو بڑا رحیم و کریم خدا ہے۔ پس دراصل مشکلات اور مصائب کے آنے کی وجہ یہی ہے کہ انہی کے بندے دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں نیز ان مشکلات اور مصائب اور تکالیف سے انکے روحانی درجات بلند ہوں اور ان میں قوتِ استقلال قائم ہو اور ناکامی کو دیکھ کر ان کے قدم اور بھی آگے بڑھیں اور یاد رکھیں کہ جن پر مصائب اور مشکلات نہیں آتے وہ اللہ تعالےٰ کے محبوب بھی نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

احادیث نبویہ

ہادیٔ دو جہاں سرورِ کائنات مفسرِ قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو بذاتِ خود صبر و استقامت کے پیکر تھے صبر و استقامت کی فضیلت کے متعلق فرماتے ہیں۔

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ۔

مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر

یعنی مومن کا معاملہ بھی عجیب اس کے تمام معاملات اس کے لئے خیر و برکت کا موجب ہیں اور مومن کے سوا کسی اور کو یہ چیز حاصل نہیں ہے۔ کیوں کہ جب اس کو خوشی پہنچتی ہے۔ تو خدا کا شکر کر کے خیر حاصل کر لیتا ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور خیر و برکت کا وارث بنتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی فضیلت کے ساتھ ساتھ مومن ہونے کی شرط بھی لگائی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ سے اجر وہی پاتا ہے جو خدا تعالےٰ کو مان کر سب کچھ اسی کی خاطر برداشت کرتا ہے۔

؎ ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو۔
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی فضیلت کے بارہ میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ تَعَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان کو تھکاوٹ یا دکھ یا افسوس یا گھبراہٹ یا تکلیف یا غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کوئی کانٹا بھی نہیں لگتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ اس کے بدلہ میں اس کی غلطیاں مٹا دیتا ہے اور یہ تکالیف اس کی خطاؤں اور لغزشوں کے لئے بطور کفارہ کے بن جاتی ہیں۔

پس وہ مسلمان اور مومن جو کہ حقیقی ایمان سے حصہ رکھتا ہے۔ اس کو چاہیئے تکالیف اور مصیبتوں سے نہ گھبرائے بلکہ ان کو خدا کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھے کیونکہ اس امتحان میں کامیابی کے بعد اس خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ استقلال اور استقامت کے ساتھ صبر کرے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے۔

عن سفیان ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولاً لا اسئل عنہ احداً غیرک قال۔ قل اٰمنت باللہ ثم استقم

(مسلم کتاب الایمان)

حضرت سفیان بن عبد اللہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اسلام لانے کے بعد مجھے کوئی ایسی بات بتائیں۔ جس

(باقی صـ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ فِیْ یَوْمٍ

جب دو عیدیں ایک دن میں جمع ہو جائیں

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

بسا اوقات عید الفطر یا عید الاضحیہ جمعہ کو آجاتی ہے تو بعض لوگ اُس کو بُرا بلکہ بعض کی تباہی اور ہلاکت کا نشان خیال کرنے لگتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع کو دو عیدوں کا اجتماع قرار دیا ہے گویا ڈبل عید ہو گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ نسبتی لحاظ سے ایک ہی دن خدا کے پیاروں کے لئے مبارک ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے منحوس۔ جیسے قوم عاد کے لئے سورۃ الحاقۃ (ع) میں آتا ہے۔

"رہے قوم عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے خدا نے اسے سات رات اور آٹھ دن لگاتار اُن پر چلایا"

مگر سورۃ حٰم السجدہ (ع) میں ان ایام کو منحوس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

"پس ہم نے ان پر منحوس دنوں میں (فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ) بڑی زور کی آندھی چلائی تا کہ ان کو دنیوی زندگی میں بھی رُسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رُسوا کرنے والا ہوگا"

ظاہر ہے کہ قوم عاد کے لئے عذاب کے ساتوں دن منحوس تھے مگر اس قوم کے نبی حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے لئے وہ ساتوں دن مبارک اور نصرت الٰہی کے دن تھے ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پس مومنوں کو دو عیدوں کے جمع ہونے سے مسرت اور شادمانی حاصل ہوتی ہے اور اگر خدا کے منکروں اور خدا کو ناراض کرنے والوں پر کوئی نحوست وارد ہو تو یہ خدا کی طرف سے ان کے لئے تنبیہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں تاکہ وہ بھی دونوں عیدوں سے شاداں وفرحاں ہو سکیں۔

چونکہ خدا کے فضل سے امسال عید الاضحیہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ کو ہوگی جو پندرہویں صدی کی پہلی عید الاضحیہ ہے۔ اور وہ جمعہ کا دن ہوگا۔ گویا جمعہ اور عید الاضحیہ مل کر دو عیدیں جمع ہوں گی اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں اسلامی احکام بیان کر دیئے جائیں۔

صحاح ستہ کی حدیث ابن ماجہ میں "بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِیْدَانِ فِیْ یَوْمٍ" کے "جب دو عیدیں ایک دن میں جمع ہو جائیں" کے تحت بعض احادیث درج کی گئی ہیں یعنی

۱۔ عَنْ اِیَاسِ ابْنِ اَبِیْ رَمْلَۃَ الشَّامِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَیْدَ ابْنَ اَرْقَمَ هَلْ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَیْفَ کَانَ یَصْنَعُ قَالَ صَلَّی الْعِیْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیُصَلِّ

(ترجمہ) ایاس بن ابی رملہ شامی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو سُنا اُس نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن میں دو عیدیں پائی ہیں؟ کہا کہ ہاں۔ پوچھا کہ آپؐ کیا کرتے تھے؟ کہا آنحضورؐ نے عید پڑھائی اور جمعہ کی بابت رخصت فرمائی اور فرمایا جو چاہے پڑھے"

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَمَعَ عِیْدَانِ فِیْ یَوْمِکُمْ هٰذَا فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاهُ عَنِ الْجُمُعَۃِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں سو جو چاہے اس کو جمعہ کی بجائے عید پڑھنا کافی ہے مگر ہم انشاء اللہ جمعہ بھی پڑھیں گے"

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِیْدَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَاْتِهَا وَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّتَخَلَّفَ فَلْیَتَخَلَّفْ"

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو عیدیں جمع ہو گئیں تو حضورؐ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا جو چاہے وہ جمعہ کو آسکتا ہے اور جو جمعہ چھوڑنا چاہے وہ جمعہ چھوڑ بھی سکتا ہے"

(ابن ماجہ مجتبائی ص۹۴)

۴۔ وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ صَلَّی الْعِیْدَ اَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْجُمُعَۃِ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَمَعَ فِیْ یَوْمِکُمْ هٰذَا عِیْدَانِ فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاهُ عَنِ الْجُمُعَۃِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ"

ترجمہ:۔ یعنی (صحاح ستہ کی حدیث نسائی میں بھی ہے کہ آنحضورؐ نے دن کے ابتدا میں نماز عید پڑھائی اور جمعہ کے بارہ میں رخصت فرمادی (صحاح ستہ کی ایک اور حدیث کی) کتاب ابو داؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا تمہاری آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہیں پس جو چاہے اس کو عید کی نماز جمعہ کے بدلہ کافی ہے البتہ ہم جمعہ بھی پڑھیں گے"

(ابن ماجہ حاشیہ ص۹۴)

۵۔ "ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو گئے حضورؐ نے عید کی نماز پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے اس لئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔ البتہ ہم جمعہ پڑھیں گے"

(بحوالہ ابو داؤد و مسند احمد بن حنبل)

۶۔ ایک بار عید اور جمعہ اکٹھے ہو گئے تو آپؐ نے عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کے لئے آپؐ تشریف نہ لائے بلکہ نماز عید پر ہی اکتفا فرمایا"

(کتاب المیزان للشعرانی جلد ۱ ص۱۸۶)

۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب مکہ میں برسر اقتدار تھے تو آپ کے زمانہ میں ایک دفعہ عید اور جمعہ اکٹھے آگئے۔ آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد نہ جمعہ پڑھا اور نہ ظہر کی نماز پڑھی بلکہ عصر کے وقت میں عصر کی نماز ادا کی۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان کے طرز عمل کی تصدیق کی اور فرمایا کہ یہی سنت ہے۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ ص۹۴ حاشیہ)

۸۔ حضرت علیؓ۔ ابن زبیرؓ۔ عطاؓ کا یہ مسلک تھا کہ عید کی نماز پڑھی جائے جمعہ یا ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(بدایۃ المجتہد جلد اوّل ص۱۷۲)

۹۔ حضرت امام احمدؓ کہتے ہیں کہ عید کی نماز کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں البتہ وقت پر ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔

(کتاب المیزان جلد ۱ ص۱۸۶)

۱۰۔ مکرم جناب ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ نے (۵-۶-۷-۸-۹ کے) مندرجہ بالا حوالے درج کر کے "الفضل" میں اعلان فرمایا تھا کہ:۔

"اس دفعہ مرکز میں اسی کے مطابق عمل ہوا۔ حضرت (مصلح موعود)... ...کے ارشاد سے یہ اعلان کیا گیا کہ جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔ البتہ ظہر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء ص۳)

غرضکہ عید الاضحیہ چونکہ اس دفعہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک ہوگی۔ اس لئے ان مندرجہ بالا احکامات اسلامی پر عمل کیا جا سکتا ہے اور عید اور جمعہ کا اجتماع مومنوں کے لئے ڈبل عید ہے۔

بقیہ: صبر و استقامت کی فضیلت

کے بعد مجھے اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔

یعنی سب سے پہلے ایمان اور اسلام میں داخل ہونا شرط ہے۔ اس کے بعد اس پر عملی طور پر قائم ہونا۔ مشکلات اور مصائب آفات وطوفان اور مشکل سے مشکل کام کو بھی خوش دلی اور خدا کا حکم سمجھتے ہوئے سرانجام دینا اصل استقامت ہے عبادت میں روانی اور مسلسل جد وجہد صدق وخیرات میں تسلسل غرضیکہ اپنی جان ومال کو بھی متواتر خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا استقامت ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں صبر بھی کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹی بی یا تپ دق اور اس کا علاج

[illegible] ایم بی بی ایس پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد

(۲)

ہڈیوں اور دوسرے اعضائے جسمانی کی ٹی بی

عام طور پر یہی خیال ہے کہ ٹی بی کا مرض صرف پھیپھڑے خراب ہونے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ جسم کے دوسرے اعضاء گردے، ہڈیاں، شریانیں، گلٹیاں، دماغ اور اعضائے تولید بھی اس مرض کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اصل جراثیم ٹی بی پہلے پہل جسم انسانی میں پھیپھڑوں کے ذریعہ مذکورہ عوامل کی وجہ سے داخل ہوتے ہیں وہاں جب انکی کثرت ہوجاتی ہے تو دوران خون کی وجہ سے یہ مرض سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور جو حصہ جسم زیادہ کمزور ہوتا ہے وہاں یہ جرثومے اپنا مسکن بناکر افزائش شروع کردیتے ہیں۔ اس طرح جسم انسانی میں یہ مرض گردوں، اعضائے تولید، ریڑھ کی ہڈی، دوسری ہڈیاں، انتڑیاں شریانیں، گلٹیاں، اور دماغ وغیرہ پر حملہ آور ہوکر انسانی زندگی کو تباہ کردیتا ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ متاثر حصہ جسم بیماری کی وجہ سے گل سڑ جاتا ہے اور مہینوں یا سالوں مریض مبتلائے آلام رہتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہوتی یہ بھی ٹی بی ہے لیکن مریض اور اس کے لواحقین یا معالج اسے ٹی بی کا نام دینے کی بجائے تاکہ مریض پر کوئی نفسیاتی بُرا اثر نہ ہو کوئی اور نام دیدیتے ہیں۔

علاج اور اس کا طریق عمل

تپ دق یا ٹی بی کے مریض کا جو گہرا معائنہ کسی سینی ٹوریم میں جدید آلات کے ذریعہ کیا جاتا ہے وہ چونکہ ہر کسی کو میسر نہیں اس لئے اسکے علاوہ بھی مرض کی تشخیص و معائنہ کے طریق ہیں مثلاً

۱۔ بلغم کا معائنہ :۔ بلغم وہ لیس دار مادہ ہے جو کھانسی کے ساتھ برآمد ہوتا ہے اسے شیشے کی سلائیڈ پر پھیلا کر خوردبین کے ذریعے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے ایسی بیماری کی تشخیص ہوجاتی ہے جسمیں جراثیم کی تعداد زیادہ ہو۔

۲۔ تپ دق کے جراثیم کی افزائش: بلغم اور پیشاب وغیرہ کی افزائش جراثیم جیلٹین (GEL) (AT/N) میں کی جاسکتی ہے۔ یہ طریقہ سلائیڈ کی نسبت زیادہ مؤثر بھی ہے۔ لیکن یہ طریقہ اسی وقت زیادہ کارگر ثابت ہوگا جب ۴ سے ۶ ہفتے تک کا عرصہ معائنہ کے لئے میسر ہو اور اگر یہ معائنہ منفی ہو تو عرصہ آٹھ ہفتہ کا درکار ہوگا۔ آجکل ہسپتالوں میں تین ہفتے کی افزائش کا طریقہ رائج ہے ایک معائنے کے لئے کچھ نمونے لئے جاتے ہیں اور علاج بھی جاری رہتا ہے اس دوران ہر دوسرے تیسرے ہفتے معائنہ کیا جاتا ہے اس طرح نتیجہ حاصل کرنے کے لئے سب سے طویل انتظار پہلی افزائش کی رپورٹ کے لئے کیا جاتا ہے اور پھر ہر دوسرے تیسرے ہفتے رپورٹ لی جاتی ہے۔

۳۔ ٹوبرکولین انجکشن کے ذریعہ نیز ایکسرے کر کے جب یہ یقین ہوجائے کہ

ا۔ داہنے پھیپھڑے میں ابتدائی بیماری کا نشان یعنی اس کے دھبے موجود ہیں

ب۔ داہنے پھیپھڑے کے بالائی کونے میں ابتدائی بیماری یعنی جرثوموں کے جڑ پکڑنے کا عمل جاری ہوچکا ہے

ج۔ بائیں پھیپھڑے میں جوف کے ساتھ ٹی بی کے فعال جرثوموں نے نمایاں دھبے پیدا کرنے شروع کردیئے ہیں

د۔ گردن کی شریان (LYMPH) کی گرہوں کے حصے میں بھی خفتہ ٹی بی جرثوموں کا اثر پیدا ہوچکا ہے

ذ۔ گردن کی شریان کی گرہوں میں سرگرم عمل ٹی بی جرثوموں کی کثرت ہے۔

ر۔ گردوں پر بھی ٹی بی جرثومہ کا اثر پیدا ہورہا ہے۔

ز۔ گردوں کے جوف میں بھی ٹی بی جرثومے مستعدی دکھا رہے ہیں

س۔ ریڑھ کی ہڈی میں بھی ٹی بی جرثومے حملہ آور ہیں۔

ش۔ ریڑھ کی ہڈی کی گرہوں کی درمیانی جگہ پر ٹی بی جرثومے سرگرمی سے تباہی مچا رہے ہیں

تو سمجھا جائے گا کہ مریض پوری طرح ٹی بی میں مبتلا ہوچکا ہے۔ اب معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ معین کرے کہ ٹی بی کے جراثیم پر کونسی دوائی زیادہ اثرانداز ہوتی ہے اگر معائنے کے دوران یہ پتہ چل جائے کہ جراثیم کس دوائی کو ناکارہ کررہے ہیں اور اس کے خلاف اپنی مدافعت کرتے ہیں تو اس طرح معلوم ہوجائے گا کہ خاص طور پر کونسی دوائی زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہے اور اس طریق سے معالج کو مرض کا علاج کرنے کے لئے یہ بھی علم ہوجائے گا کہ مریض کو کب تک علاج جاری رکھنا چاہیئے۔ اس عرصہ میں یہ امر مریض اور معالج دونوں کو ہی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جب تیز اور مؤثر ادویہ استعمال کی جائیں تو اس صورت میں مریض کا بہرحال معالج کی زیرنگرانی رہنا ضروری ہے۔ ہسپتال میں مریض اگر کچھ عرصہ رکھا جائے گا تو اس کا اُسے فائدہ یہ ہوگا کہ اُسے بہت سی اہم باتیں اپنے مرض کے متعلق معلوم ہوتی رہیں گی کہ وہ خود کس طرح مرض کے بڑھنے سے محفوظ رہ سکتا ہے اور دوسروں کو اس متعدی اور چھوت کی بیماری سے کسطرح محفوظ رکھ سکتا ہے۔ وہاں اس کے پاس بلغم وغیرہ تھوکنے کے لئے برتن رکھا جائے گا جس میں چونا پڑا ہوگا تاکہ اس کی بلغم میں آنے والے جرثومے اس میں ہلاک ہوتے رہیں۔ ہسپتال میں مریض کو زیادہ آرام میسر ہوگا اور سکون اور خاموشی حاصل ہوگی مقررہ اوقات پر خوراک اور دوائی ملتی رہے گی وہاں اسے یہ مشق ہوجائے گی کہ گھر پر رہنے کی صورت میں اُسے مخصوص مقدار میں کس کس طرح مؤثر دوائیں استعمال کرنی ہوں گی

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ہر مرض کے لئے اللہ نے دوا بھی پیدا کی ہوئی ہے اور اس نے انسان کو ذہن رسا عطا فرمایا ہوا ہے جو اس کی دی ہوئی عقل، فراست اور حکمت سے مختلف قسم کے تجربات اور تحقیقات میں مصروف رہتا چلا آرہا ہے۔ آجکل جو دوائیں عام طور پر اس مرض کے لئے استعمال کروائی جاتی ہیں وہ درج ذیل ہیں :۔

۱۔ مرض کا شبہ ہوتے ہی ٹوبرکولین کے جلد کے معائنے کے ذریعہ تپ دق کی تصدیق ہوجانے پر INH کا مسلسل استعمال سال ڈیڑھ سال جاری رکھا جائے جو ۳۰۰ ملی گرام جو معالج تجویز کرے۔

۲۔ انجکشن اسٹریپٹومائی سین (S.M) یا کیپریومائی سین (Cm/M) یا کینامائی سین (K.M) حسب مشورہ معالج۔

۳۔ گولیاں INH یعنی آئیسونیازڈ پاس یا پاس سی۔ ایتھمبوٹول (E.M.B) پائیرازنامائیڈ (P.Z.A) سائیکوسیرین (S.C) ایتھونامائیڈ (E.T.A) حسب مشورہ و نسخہ معالج۔

INH کے بُرے اثرات بہت کم ہیں۔ تپ دق کے جراثیم کے لئے زہر قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔ اسے استعمال کرنے والے مریضوں میں بخار، جلدی امراض، یا یرقان شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو دوائی کا استعمال روک کر معالج سے رجوع کیا جائے۔ INH بچوں کے علاج کیلئے بھی بہت مفید دوائی ہے۔ اور اس وقت تک اس متعدی مرض کا بہترین علاج سمجھا جاتا ہے۔ بالخصوص ابتدائی مرض میں اس کا استعمال مرض کو روکنے میں اکسیر ہے۔

ہماری کوئی جدوجہد اور علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ پر کامل توکل نہ ہو اور ہر مرض کے علاج کے ساتھ ساتھ اللہ سے جو شافی مطلق ہے اس کے حضور دعا نہ کی جائے۔ کیونکہ ہماری ہر مشکل اور ہر مرض کا دنیوی تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ اصل حل دعائے خاص ہے اسی لئے حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربانی ہے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔ (روم ع ۴)

ترجمہ :۔ یعنی جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں وہ بڑھے تو وہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں

دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحب حیثیت احباب کی طرف سے بھی زکوٰۃ وصول نہیں ہوتی ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث اس کی ادائیگی نہ فرما رہے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے۔ اگر سال بھر یہ پاس رہے تو اس پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے۔

زیورات کے بارہ میں حضرت اقدس کا ارشاد ہے کہ جو زیور خود پہنا جائے۔ دوسروں کو پہننے کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور فرمایا اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

پس تمام صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

اجلاس اوّل

۳۰ر اخاء ۱۳۶۰ھ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک

وقت	عنوان	نام مقرر
۳-۳۰ تا ۳-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۴۰ تا	دعا۔ عہد۔ افتتاحی خطاب	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست کی جائے گی۔
۴۵ منٹ	ورزشی و تفریحی مقابلے	

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

اجلاس دوم

۷-۳۰ تا ۷-۴۰ رات	تلاوت قرآن کریم	مکرم قاری عاشق حسین صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰ "	نظم	" آفتاب احمد صاحب
۷-۵۰ تا ۸-۰۰ "	درس قرآن کریم	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۸-۰۰ تا ۸-۱۰ "	درس حدیث	" مولوی غلام باری صاحب سیف
۸-۱۰ تا ۸-۲۰ "	درس ملفوظات	" صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۸-۲۰ تا ۸-۳۵ "	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	" مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۸-۳۵ تا ۸-۵۰ "	سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۸-۵۰ تا ۱۰-۲۰ "	لیکچر و نمائش تصاویر	زیر اہتمام "قیادت اصلاح وارشاد

شب بخیر

۳۱ر اخاء ۱۳۶۰ھش اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ

۴-۱۵ تا ۵-۰۰ صبح	نماز تہجد	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵ "	نماز فجر	" چوہدری شبیر احمد صاحب

اجلاس اوّل

۵-۳۵ تا ۵-۵۰ "	درس قرآن کریم	" ملک سیف الرحمٰن صاحب
۵-۵۰ تا ۶-۰۵ "	درس حدیث	" محمد احمد صاحب جلیل
۶-۰۵ تا ۶-۲۰ "	درس ملفوظات	" مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
۵ منٹ	وقفہ برائے اعلانات	
۶-۳۵ تا ۷-۱۵ "	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	
	ا۔ آپؐ کی زندگی میں جہاد مسلسل	" مولوی سلطان محمود صاحب انور
	ب۔ صبر و استقامت	" مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
	ج۔ تعلق باللہ اور قبولیت دعا کے واقعات	" مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
۷-۱۵ تا ۷-۴۵ "	وقفہ برائے ناشتہ	

اجلاس دوم

۸-۴۵ تا ۸-۵۳ "	تلاوت قرآن کریم	" مکرم محمد اسلم صاحب صابر
۸-۵۳ تا ۹-۰۰ "	نظم	" رانا محمد یوسف صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۳۰ "	سیرت صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	
	ا۔ شوق جہاد کبیر	" مولوی نسیم سیفی صاحب
	ب۔ تربیت اولاد	" مولانا عبدالمالک خان صاحب
۹-۳۰ تا ۱۰-۰۰ "	صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات اور ہماری ذمہ داریاں	" چوہدری ظہور احمد صاحب
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰ "	"ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار"	زیر اہتمام مکرم سید احمد علی شاہ صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۵۰ بجے	مجلس شوریٰ	مکرم صدر صاحب مجلس مرکزیہ
۱۲-۵۰ تا ۳-۰۰ شام	طعام۔ نماز ظہر و عصر	

اجلاس سوم

۳-۰۰ تا ۳-۰۸ "	تلاوت قرآن کریم	مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
۳-۰۸ تا ۳-۱۵ "	نظم	" عبدالشکور صاحب ملتان
۳-۱۵ تا ۳-۳۰ "	درس قرآن کریم	" مولانا عبدالمالک خان صاحب
۳-۳۰ تا ۴-۰۰ "	سیرت صحابہ حضرت اقدس	
	ا۔ (صبر و استقامت)	" سعود احمد خان صاحب
	ب۔ (تبلیغ کا شوق)	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۴-۰۰ تا ۴-۲۰ "	سوال و جواب	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب " سید احمد علی شاہ صاحب " مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
۴-۲۰ تا ۵-۰۰ "	ا۔ اجلاس ناظمین و زعماء اعلیٰ و قائدین مرکزیہ	
	ب۔ ورزشی مقابلے	
۵-۰۰ تا ۷-۳۰ "	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	
۷-۳۰ تا ۷-۳۸ "	تلاوت قرآن کریم	مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۷-۳۸ تا ۷-۴۵ "	نظم	" محمد اسلم صاحب صابر
۷-۴۵ تا ۸-۰۵ "	انصاراللہ کی عالمی ذمہ داریاں	" چوہدری حمید اللہ صاحب
۸-۰۵ تا ۸-۱۵ "	قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	" مرزا عبدالحق صاحب
۸-۱۵ تا ۱۰-۳۰ "	تقریری مقابلے۔	زیر انتظام قائد صاحب تعلیم

۱۔ حضور کی مکی زندگی ۲۔ حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن۔
۳۔ قدرت ثانیہ کی برکات ۴۔ تربیت اولاد

منصفین :— ۱۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل ۲۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور
۳۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب ۴۔ مکرم اللہ بخش صاحب صادق
۵۔ مکرم محمد بشیر صاحب شاد

شب بخیر

یکم نبوت ۱۳۶۰ھش یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار

۴-۱۵ تا ۵-۰۰ صبح	نماز تہجد	مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵ "	نماز فجر	" " " "

اجلاس اوّل

۵-۳۵ تا ۵-۵۰ "	درس قرآن کریم	" مولوی چراغ الدین صاحب
۵-۵۰ تا ۶-۰۵ "	درس حدیث (اسلام کی نشاۃ ثانیہ)	" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۶-۰۵ تا ۶-۲۰ "	درس ملفوظات (تربیت اولاد سے متعلق)	" مرزا غلام احمد صاحب
۶-۲۰ تا ۶-۳۵ "	احمدیت کا مستقبل اور ہمارے فرائض	" شیخ مجیب الرحمان صاحب
۶-۳۵ تا ۶-۵۰ "	آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج	" مسعود احمد خان صاحب دہلوی
۶-۵۰ تا ۷-۰۵ "	تقریر (سیرت حضرت نواب محمد علی خانصاحب)	" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۷-۰۵ تا ۷-۲۰ "	ذکر حبیب سے	زیر انتظام قیادت تعلیم
۷-۲۰ تا ۷-۳۵ "	" "	" " " "
۷-۳۵ تا ۸-۴۵ "	وقفہ برائے ناشتہ	

اجلاس دوم

۸-۴۵ تا ۸-۵۰ "	تلاوت قرآن کریم	مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
۸-۵۰ تا ۹-۰۰ "	نظم	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۴۵ "	سوال و جواب	۱۔ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب ۲۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ۳۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۴۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ۵۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب۔
۹-۴۵ تا ۱۱-۱۵ "	خطاب صدر محترم قبل دوپہر	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵-۱۱ تا ۲۰-۱۱ صبح	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ مسعود احمد صاحب
	نظم	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۲۰-۱۱ تا ۳۰-۱۱ "	"	" ثاقب زیروی صاحب
۳۰-۱۱ تا	تقسیم انعامات و اسناد، خوشنودی و خطاب و عہد و دعا۔	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ: (۱) یہ ایک علمی اور تربیتی اجتماع ہے۔
(۲) محفل سوال و جواب علمی موضوعات تک محدود ہوتی ہے۔ سیاست یا قضاء سے متعلق سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
(۳) صدر مجلس کی منظوری سے پروگرام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کو دو مستعد اور محنتی ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا منظور شدہ گریڈ ۸-۵۰/۱۴-۳۴۰-۱۲-۲۸۰ ہوگا۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۷۵/- روپے ماہانہ اور ڈرائیور الاؤنس ۱۰۰/- روپے ماہانہ اور طبی امداد مفت۔ نیز کوارٹر کی سہولت بھی دی جا سکتی ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے اپنے کوائف صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر ہسپتال میں آ کر ملیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

نادہند لجنات توجہ فرمائیں

درج ذیل لجنات کی خدمت میں گزارش ہے کہ گذشتہ سال آپ نے لجنہ کا چندہ ادا کیا تھا لیکن امسال دوران سال آپ کی طرف سے ایک پیسہ چندہ موصول نہیں ہوا۔ حالانکہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے کو بڑھتا ہے۔ یہ بات اس کی شان کے شایاں نہیں کہ بڑھا ہوا قدم روک لیا جائے۔ ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ فوری طور پر اپنے اپنے بجٹ کے لحاظ سے لجنہ کے لازمی چندہ جات یعنی چندہ ممبری۔ ناصرات، اجتماع اور خدمت خلق فوری طور پر ادا فرمائیں۔ آپ تمام لجنات کے نام انفرادی طور پر یاد دہانی بھی کروا دی گئی ہے۔

ضلع جھنگ :- جل بھٹیاں۔ ٹھٹھہ سندرانہ۔
ضلع فیصل آباد :- گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۷۵۔ کرتار پور۔ چک ۱۶۷ ر ب چک ۵۸۶ گنگا پور۔ چک ۲۸۷۔ چک ۷۶۔ چک ۶۶۷ ماہل کلاں۔
ضلع گجرات :- دھوریہ۔ مرالا۔ ترکھا۔ مونگ۔ اسماعیلیہ۔ جلال پور جٹاں۔ کوروالی کالرہ کلاں۔
ضلع سرگودھا :- چک ۳۱ جنوبی۔ چک ۴۶ شمالی۔ چک احمد آباد جنوبی۔ چک ۶۲ جنوبی بھائی امیر علی ورک۔ روڑھا۔ گھوگھیاٹ۔ بھلوال۔
ضلع ملتان :- چک ۳۶۶ - W.R
ضلع گوجرانوالہ :- تلونڈی راہوالی۔ گوندلانوالہ۔ کوٹ لالہ۔ جامکے چٹھہ۔ چیانوالی۔ بھڑی چٹھہ اروپ۔ کوٹ ہرا۔ چک پٹھان۔ وزیر آباد۔
ضلع ساہیوال :- گوہڑہ۔ چک ۴۳/۱۲-L
ضلع سیالکوٹ :- بھڈال۔ بڈھا گورایہ۔ جرمیاں جھنڈا۔ وسن کے۔
ضلع شیخوپورہ :- مڑھ بلوچاں۔ میراں۔ چک ۳۳ دھارووالی۔ سچا سودا۔
ضلع جہلم :- کالا گوجراں۔
ضلع راولپنڈی :- دریا خان
ضلع مظفر گڑھ :- کوٹ ادو
ضلع رحیم یار خان :- جھول۔ ڈھنڈی۔ چک ۲۱۳۔
ضلع بہاولنگر :- چک ۱۰۳۔ چک ۳۲۷۔ فورٹ عباس۔
ضلع تھرپارکر :- مصطفیٰ آباد پارک فارم
ضلع حیدر آباد :- گوٹھ گوندل

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر علمی مقابلے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر مندرجہ ذیل مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔
مقابلہ معلومات دینیہ۔ مقابلہ حسن قرأت۔ تقریری مقابلہ معیار اوّل۔ تقریری مقابلہ معیار دوم۔ مقابلہ بیت بازی۔ مقابلہ حفظ قرآن اور انگریزی تقریری مقابلہ۔

عنوانات تقریری مقابلہ (معیار اوّل)

۱- جماعت احمدیہ کے ذریعہ ترقی دینِ حق۔
۲- حضرت اقدس اور کسرِ صلیب۔
۳- ذکرِ الٰہی۔ ۴- چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت۔

عنوانات تقریری مقابلہ (معیار دوم)

۱- غزوات میں آنحضرتؐ کا خلق عظیم
۲- حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید۔ ۳- اسلام میں نظامِ خلافت۔ ۴- حضرت اقدس کی ایک عظیم پیش گوئی ..... خدا اسے قبول کرے گا ـــــ کی صداقت۔

عنوانات انگریزی تقریری مقابلہ

1. RELIGION IS ESSENTIAL FOR GOOD CITIZENSHIP.
2. DOWRY SYSTEM AS UNDERSTOOD IN OUR COUNTRY IS UNISLAMIC.
3. THE LAST SERMON OF THE MOUNTAIN ARAFAT IS A LANDMARK IN THE HISTORY OF MANKIND.

نوٹ: معیار اوّل کے تقریری مقابلہ میں بی۔ اے اور اس سے اوپر کی تعلیم کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ باقی معیار دوم میں۔ اس شرط کی پابندی نہ کرنے والی لڑکیوں کو مقابلہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم ماسٹر چوہدری علم دین صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ۲۶ر اگست ۸۱ء کو بوقت سوا گیارہ بجے شب پشاور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ دوسرے دن ربوہ لایا گیا جہاں محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دار الضیافت کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مرحوم کے سمدھی چوہدری جیون خان صاحب آف بھوپال والا نے دعا کرائی۔
مرحوم چار پانچ سال سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ دو تین سال سے بات کرنا دشوار ہو گئی لیکن شنوائی اور نظر آخر دم تک ٹھیک رہی۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اخبار الفضل اور کتب سلسلہ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے۔
اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہماری خوش دامن وفات پا گئیں اور چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کی شادی ہو گئی تو آپ کے بڑے صاحبزادے چوہدری ناصر احمد صاحب آپ کو اپنے پاس لاہور لے گئے۔ جون میں خاکسار انہیں پشاور لے آیا۔
مرحوم کے تین لڑکے اور تین بیٹیاں ہیں۔ سوائے ایک لڑکے کے سب بچے شادی شدہ ہیں چھوٹا لڑکا ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناصر احمد چوہدری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور)

میری والدہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد احمد صاحب باہری مرحوم دار الصدر غربی ربوہ ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی شب بعمر قریباً ۵۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۲۷ ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار ربوہ کے احاطہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے، پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو

(سید مبشر احمد باہری۔ دار الصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- بحرِ حکمت کے موتی

پاک لوگوں کے حصہ میں آئی تھی جنہوں نے کیسے ہی تقدس کی حالت میں بھی اپنے تئیں بے گناہ اور نیک نہیں سمجھا اور حقیقت میں اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں کہ اپنے تئیں بے گناہ خیال کیا جائے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ گناہ انسان کی سرشت کو ایک لازم غیر منفک ہے جس کا تدارک صرف رحمت اور مغفرت الٰہی کر سکتی ہے نہ کوئی اور چیز۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۰۶)

ولادت

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالرفیق جدران پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن گھانا کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے (مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۱ء کو)۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام عطیۃ الوحید تجویز فرمایا ہے۔ اس سے پیشتر پہلی بچی کا نام بشریٰ ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی تجویز فرمایا تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچیوں کو، ان کے والدین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور نیک عمر عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالقدیر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قاضی احمد)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے برادرم عزیزم خواجہ بشارت احمد کو ۱۲ سال کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ نومولود خواجہ ہدایت اللہ صاحب کا پوتا ہے۔

(رفیع الدین بٹ امیر حلقہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۳ ستمبر بروز جمعرات خاکسار کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچہ کا نام محمد ضیاء تجویز فرمایا ہے نومولود میاں محمد نواز گوندل مرحوم آف سیالکوٹ کا پوتا اور الحاج میاں عبدالسمیع صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(محمد ریاض اظہر۔ نیشنل بنک کالونی۔ سمن آباد۔ لاہور)

ضرورت ہے

نظارت ضیافت ربوہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے

۱۔ پانچ کارکن درجہ چہارم جن کی عمر ۳۵ سال سے کم ہو۔

۲۔ ایک بیلدار

۳۔ ایک ڈرائیور جسے گاڑی چلانے کا اچھا تجربہ ہو۔

تنخواہ ۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی اور موسم سرما اور گندم وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہوگی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ دفتر ضیافت ربوہ ضلع جھنگ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں

فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن - ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

ضروری اعلان برائے اجتماع سالانہ

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ ستمبر میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر لجنہ کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے ہر وہ جگہ جہاں تین بھی احمدی عورتیں ہیں ان میں سے کم از کم ایک کا آنا ضروری ہے۔ کوئی ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں سے نمائندگی نہ ہو۔ اگر صدر کسی مجبوری کے تحت نہیں آسکتیں تو اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ جس لجنہ سے کوئی ممبر نہیں آئے گی۔ اس لجنہ کو کالعدم سمجھا جائیگا خدام الاحمدیہ کے قائدین سے درخواست ہے کہ چونکہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اور ناصرات کے اجتماع ایک وقت میں ہی ہو رہے ہیں اس لیے وہ اپنے آنے کی تیاری کے ساتھ اس شہر، قصبہ یا گاؤں کی ممبرات کو بھی تحریک کریں اور ان کا اپنے ساتھ لانے کا انتظام بھی کریں۔ ہاں لجنات کو چاہیئے کہ آنے سے قبل اپنی تعداد سے ضرور اطلاع دیں۔ اسی طرح امراء ضلع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ضلعی دوروں میں لجنات تک بھی حضور کا یہ ارشاد پہنچائیں۔ اسی طرح ضلع کی صدروں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کی ہر لجنہ تک یہ اطلاع پہنچائیں کہ ان کا آنا ضروری ہے۔ عید سے قبل ہر لجنہ یہ اطلاع دے کہ کتنی خواتین اور بچیاں ان کی لجنہ کی طرف سے آ رہی ہیں۔ خواہ تار سے اطلاع دینی پڑے کیونکہ رپورٹ عید سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے تقسیم ٹکٹ

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ میں شامل ہونے والی تمام ممبرات کے لیے داخلہ گیٹ کا ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ باہر سے آنے والی خواتین دفتر لجنہ مرکزیہ سے داخلہ ٹکٹ اور نمائندگان کا ٹکٹ حاصل کریں۔ ربوہ کی خواتین اپنے محلہ کی صدر سے ٹکٹ حاصل کریں۔ دفتر ان کو ٹکٹ مہیا نہیں کرے گا۔ نیز وہ خواتین جو عارضی طور پر ربوہ میں ٹھہری ہوتی ہیں وہ لجنہ ربوہ کی وساطت سے ٹکٹ حاصل کرنے کی بجائے دفتر لجنہ مرکزیہ سے اپنے ٹکٹ خود آکر حاصل کریں تاکہ ان کی لجنہ کی طرف سے نمائندگی ہو سکے۔ اس کے علاوہ شوریٰ کے ٹکٹ بھی دفتر جاری کریگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم اللہ بخش صاحب کارکن دفتر الفضل چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم عطاء اللہ صاحب خوشنویس مرحوم جو ایک مدت سے بیمار تھیں بروز جمعہ بتاریخ ۲ اکتوبر بوقت شام لاہور میں بقضاء الٰہی اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ عمر ۷۵ سال سے کچھ اوپر تھی۔ قارئین الفضل مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(محمد سعید انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا و ملیشیا۔ حال استاذ الجامعہ ربوہ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴